أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فی الفضائل العشرة المبشرة

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

61

اربعین فضائلِ عشرہ مبشرہ



تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول الله ﷺ:

نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

61

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا

فی الفضائل العشرۃ المبشرۃ

اربعین

فضائل عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: اربعین فضائل عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم

تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com

Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

حصہ اوّل

قرآن حکیم کی نظر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل

حصہ دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن و سنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچادیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ... ﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ... الآیۃ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

''عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرْقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ''

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ ،وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ،وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أُدِّيَ إِلَيْهِ“ [1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔)) [2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔'' [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہد مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِیْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں:المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابو اسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابو عبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابو القاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابو الفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابو المعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِيْنَات جمع کی ہیں۔ "اَلْاَرْبَعُوْنَ فِیْ فَضَائِلِ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

پہلا حصہ

قرآن حکیم کی نظر میں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حقیقی مومن ہیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ فِیْکُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ؕ لَوْ یُطِیْعُکُمْ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَ زَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَ کَرَّهَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَ ؕ اُولٰٓئِکَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ نِعْمَةً ؕ وَ اللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝﴾ (الحجرات: 7، 8)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جان رکھو کہ تمہارے درمیان اللہ کے رسول ہیں اگر وہ اکثر کاموں میں تمہارا کہا مانیں تو تم ایذا میں پڑھ جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت دی ہے، اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا ہے، اور تمہارے سامنے ناپسند کر دیا ہے، کفر اور گناہ کو، اور نافرمانی کو، اور یہی لوگ راہِ ہدایت پانے والے ہیں اللہ کے فضل اور نعمت سے۔ اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور خوب حکمت والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرتا ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿لَا تَقُمْ فِیْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ ؕ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ۝﴾ (التوبہ: 108)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہونا، بے شک وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے زیادہ لائق ہے کہ آپ اس میں

کھڑے ہوں، اور اس میں ایسے لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ وہ پاک رہیں، اور اللہ محبوب رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بخش دیا گیا ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾
(التوبۃ: 100)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور سب سے پہلے ایمان اور اسلام میں سبقت کرنے والے مہاجرین اور انصار میں سے، اور جنہوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوگئے اور اس میں ان کے لیے باغات تیار کیے ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے اجر عظیم ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝﴾ (الفتح: 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں، وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کرتے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے، پس جو شخص بدعہدی کرے گا، تو اس بدعہدی کا برا انجام اسی کو ملے گا، اور جو شخص

اس عہد پر قائم رہے گا جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو اللہ اسے اس کا اجر عظیم عطا فرمائے گا۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کامیاب لوگ ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْخَیْرٰتُ ۙ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۸۸ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝۸۹﴾

(التوبہ: 88، 89)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''لیکن رسول اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ایمان لائے، انہوں نے اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے جہاد کیا، اور انہی لوگوں کے لیے بھلائی ہے۔ اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے باغات تیار کیے ہیں، ان کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دین کی وجہ سے ہی تکالیف دی گئیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ ۝۳۹﴾ (الحج: 39)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جن مسلمانوں سے کافر جنگ کر رہے ہیں انہیں بھی مقابلے کی اجازت دی جاتی ہے، کیونکہ وہ مظلوم ہیں، بے شک ان کی مدد پر اللہ تعالیٰ خوب قادر ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں محبت کرنے والے تھے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۰۳﴾ (آل عمران : 103)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو، اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے، تو اس نے تمہیں بچالیا، اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لیے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ پاؤ۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کافروں کے لیے سخت تھے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ یُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۲۲﴾ (المجادلہ : 22)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ

پائیں گے، وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ قبیلے کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں، یہی لوگ ہیں کہ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کولکھ دیا ہے۔ اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے، اور اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں، یہ اللہ کا لشکر ہے، آگاہ رہو، بے شک اللہ کے گروہ والے ہی کامیاب ہوں گے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کردار نجات کے لیے معیار ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ﴾ (البقرہ:137)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر یہ لوگ تمہارے (صحابہ) کی طرح ایمان لے آئیں تو یہ ہدایت پا گئے۔ لیکن اگر ان کی مخالفت کریں گے تو برباد ہو جائیں گے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دعا کرنے کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ مَثْوٰىكُمْ ۟﴾

(محمد:19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے نبی! آپ یقین کرلیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں، اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی۔ اللہ تم لوگوں کی آمد ورفت کی اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔''

دوسرا حصہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِىَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ:

عشرہ مبشرہ اصحاب کی فضیلت

حدیث 1

((عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أَبُو بَكْرٍ فِى الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِى الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِى الْجَنَّةِ، وَعَلِىٌّ فِى الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِى الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِى الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِى الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِى الْجَنَّةِ، وَسَعِيدٌ فِى الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِى الْجَنَّةِ.)) [1]

''حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ جنتی ہے، عمر رضی اللہ عنہ جنتی ہے، عثمان رضی اللہ عنہ جنتی ہے، علی رضی اللہ عنہ جنتی ہے، طلحہ رضی اللہ عنہ جنتی ہے، زبیر رضی اللہ عنہ جنتی ہے، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنتی ہے، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنتی ہے، سعید بن زید رضی اللہ عنہ جنتی اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی جنتی ہے۔''

---

[1] سنن ترمذی، ابواب المناقب، رقم: 3747، المشکاۃ، رقم: 6110۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

(1) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حدیث 2

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ .)) [1]

''اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے بعد ان دو حضرات کی اقتدا کرنا، ابوبکر اور عمر۔''

حدیث 3

((وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ ، عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ .)) [2]

''اور حضرت ابو جحیفہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں کہ اس امت میں نبی کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، کیا میں تمہیں یہ بھی بتلا دوں کہ اس امت میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔''

حدیث 4

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهٖ

---

[1] مسند احمد، رقم: 23634، سنن ترمذی، رقم: 3662۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] مسند احمد: 106/1، رقم: 833۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن الإسناد'' کہا ہے۔

الَّذِی مَاتَ فِیهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ فِی خِرْقَةٍ ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَىَّ فِی نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِی بَكْرِ بْنِ أَبِی قُحَافَةَ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا ، وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ ، سُدُّوْا عَنِّی كُلَّ خَوْخَةٍ فِی هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِی بَكْرٍ .)) ❶

''اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت کے ایام میں اپنے سر پر پٹی باندھے ہوئے باہر تشریف لائے اور ممبر پر جلوہ افروز ہوئے، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا: اپنی جان اور مال کے بارے میں ابوبکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر میرا کون محسن نہیں ہے، اگر میں نے لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو اپنا خلیل بناتا، البتہ اسلامی دوستی اور تعلق سب سے زیادہ فضیلت والا ہے، اس مسجد کی طرف کھلنے والے ہر دروازے اور راستے کو بند کر دو، ماسوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے راستے کے، وہ کھلا رہے۔''

حدیث 5

((وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَلَّمَتْهُ فِی شَیْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ ، فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ؟ قَالَ: إِنْ لَمْ تَجِدِينِی فَأْتِی أَبَا بَكْرٍ .)) ❷

❶ صحيح بخاری، رقم: 467، مسند أحمد: 270/1، رقم: 2432.
❷ صحيح بخاری، رقم: 7360، صحيح مسلم، رقم: 2386، مسند احمد: 82/4، رقم: 16755.

''اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کسی معاملہ میں آپ ﷺ سے بات کی، آپ ﷺ نے اس کے حق میں کوئی حکم فرمایا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس چلی جانا۔''

حدیث 6

((وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ۔ قَالَ: قُلْتُ: فَمِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُوهَا۔ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ۔ قَالَ: فَعَدَّ رِجَالًا .)) [1]

''اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے غزوۂ ذاتِ سلاسل کے لیے روانہ کیا، میں اس سے فارغ ہو کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ کس کے ساتھ محبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ سے۔ میں نے کہا: اور مردوں میں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے والد سے۔ میں نے پوچھا: ان کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر سے۔ پھر آپ ﷺ نے مزید چند آدمیوں کے نام لیے۔''

---

[1] صحیح بخاری، رقم: 3662، 4358، صحیح مسلم، رقم: 2384، مسند أحمد: 203/4، رقم: 17809.

(2) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حدیث 7

((وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَوْ كَانَ مِنْ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.)) [1]

''اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: اگر میرے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔''

حدیث 8

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَكَانَ اَحَبُّهُمَا اِلَى اللّٰهِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.)) [2]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! ابوجہل اور عمر بن خطاب میں سے جو آدمی تجھے زیادہ محبوب ہے، اس کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ کو ان میں زیادہ محبوب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔''

حدیث 9

((عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهُ مَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ:

---

[1] سنن ترمذی، رقم: 3686، مسند احمد: 154/4، رقم: 17405۔ شیخ شعیب نے اسے "حسن الإسناد" قرار دیا ہے۔

[2] سنن ترمذی، رقم: 3686، مسند أحمد: 94/2، رقم: 5696۔ شیخ شعیب نے اسے "صحیح لغیرہ" کہا ہے۔

نِعْمَ الْفَتَى غُضَيْفٌ ، فَلَقِيَهُ أَبُو ذَرٍّ فَقَالَ: أَيْ أُخَيَّ اسْتَغْفِرْ لِي ، قَالَ: أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِي ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: نِعْمَ الْفَتَى غُضَيْفٌ ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ضَرَبَ بِالْحَقِّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ . قَالَ عَفَّانُ: عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ .)) [1]

''اور حضرت غضیف بن حارث سے روایت ہے کہ وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قریب سے گزرے، انہوں نے کہا، غضیف! اچھا آدمی ہے، پھر غصیف کی سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میرے بھائی! آپ میرے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ غضیف نے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ میرے حق میں دعا کریں، انھوں نے کہا: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا ہے وہ کہہ رہے تھے کہ غضیف اچھا آدمی ہے، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی دل وزبان پر حق کو جاری کر دیا ہے۔''

حدیث 10

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ ، أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ۔ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ:

[1] سنن ابوداؤد، رقم: 2962، سنن ابن ماجه، رقم: 108، مسند احمد: 145/4، رقم: 21295۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح الإسناد'' کہا ہے۔

الْعِلْمُ .)) ❶

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا، میں نے اس میں سے نوش کیا اور پھر بچا ہوا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم۔''

حدیث 11

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ، فَجَاءَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ حَتّٰى قَامَ بَيْنَ يَدَيِ الصُّفُوفِ، فَقَالَ: هُوَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ، مَا مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَاهُ بِصَحِيفَتِهِ بَعْدَ صَحِيفَةِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ هٰذَا الْمُسَجّٰى عَلَيْهِ ثَوْبُهُ.)) ❷

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر اور آپ ﷺ کی قبر کے درمیان لا کر رکھا گیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ آ کر صفوں آگے کھڑے ہوگئے اور انہوں نے تین بار کہا: آپ پر اللہ کی رحمت ہو، نبی کریم ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اس ڈھانپے ہوئے آدمی کے علاوہ کوئی ایسا بشر نہیں ہے کہ میں اس جیسے نامہ اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پاس جانا پسند کروں۔''

❶ صحیح بخاری، رقم: 7032، صحیح مسلم، رقم: 2381، مسند احمد: 108/2، رقم: 5868۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح علی شرط الشیخین'' قرار دیا ہے۔

❷ مسند احمد: 109/1، رقم: 866۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن لغیرہ'' قرار دیا ہے۔

(3) سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حدیث 12

((وَعَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ، قَالَ: كَانَ يَقُولُ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَا يَمُوتُ عُثْمَانُ حَتّٰى يُسْتَخْلَفَ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ تَعْلَمُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهُ ثَلَاثَةٌ مِنْ أَصْحَابِي وُزِنُوْا فَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ فَوَزَنَ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ فَوَزَنَ، ثُمَّ وُزِنَ عُثْمَانُ فَنَقَصَ صَاحِبُنَا، وَهُوَ صَالِحٌ.)) [1]

''اور حضرت اسود بن ہلال اپنی قوم کے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کہا کرتے تھے کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو جب تک خلافت نہیں ملے گی، انہیں اس وقت تک موت نہیں آئے گی۔ ہم نے کہا: تمہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے گزشتہ رات نیند میں دیکھا ہے کہ گویا میرے تین صحابہ رضی اللہ عنہم کا وزن کیا گیا، پس ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا، وہ بھاری رہے، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا، وہ بھی بھاری رہے، بعد ازاں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو وہ ذرا کم وزن تھے، بہرحال وہ بھی صالح آدمی ہیں۔''

حدیث 13

((وَعَنْ أَبِي حَبِيبَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ، وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ فِيهَا،

[1] مسند احمد: 63/4، رقم: 16604۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح الإسناد'' کہا ہے۔

وَأَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَأْذِنُ عُثْمَانَ فِي الْكَلَامِ فَأَذِنَ لَهُ ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا ، أَوْ قَالَ: اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً۔ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ: فَمَنْ لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْأَمِينِ وَأَصْحَابِهِ۔ وَهُوَ يُشِيرُ إِلٰى عُثْمَانَ بِذٰلِكَ .)) [1]

''اور حضرت ابوحبیبہ سے روایت ہے کہ وہ اس گھر میں داخل ہوئے، جس میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے اور اس نے سنا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کچھ کہنے کی اجازت طلب کر رہے تھے، جب انہوں نے اجازت دی تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے، آپ فرمارہے تھے کہ تم میرے بعد فتنوں اور اختلافات کو پاؤ گے۔ کسی آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! اس وقت ہمارا کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس امانت دار اور اس کے ساتھیوں کو لازم پکڑے رہنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔''

حدیث 14

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَمَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ: يُقْتَلُ فِيْهَا هٰذَا الْمُقَنَّعُ يَوْمَئِذٍ مَظْلُوْمًا ، قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ .)) [2]

---

[1] مسند احمد: 345/2، رقم: 8541، مستدرك الحاكم: 99/3، مصنف ابن ابی شیبة: 50/12۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

[2] سنن ترمذی، رقم: 3708، مسند احمد: 115/2، رقم: 5953۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن لغیرہ'' کہا ہے۔

''اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا، اس دوران ایک آدمی کا وہاں سے گزر ہوا، اس کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دنوں یہ آدمی، جو کپڑا ڈھانپ کر جا رہا ہے، مظلومیت کی حالت میں قتل ہوگا۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب میں نے جا کر دیکھا تو وہ آدمی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔''

حدیث 15

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ادْعُوا لِي بَعْضَ أَصْحَابِي۔ قُلْتُ: أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ: لَا۔ قُلْتُ: عُمَرُ ، قَالَ: لَا۔ قُلْتُ: ابْنُ عَمِّكَ عَلِيٌّ ، قَالَ: لَا۔ قَالَتْ: قُلْتُ: عُثْمَانُ ، قَالَ: نَعَمْ۔ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: تَنَحَّيْ جَعَلَ يُسَارُّهُ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ وَحُصِرَ فِيهَا قُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَلَا تُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا ، وَإِنِّي صَابِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ .))[1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے ایک صحابی کو بلاؤ۔ میں نے کہا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: آپ کے چچا زاد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ وہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم ذرا ایک طرف ہو جاؤ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] سنن ترمذی، رقم: 3711، مسند احمد: 52/6، رقم: 24252۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ چپکے سے باتیں کرنا شروع کیں، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا رنگ فق ہونے لگا، پھر جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر میں محصور کر دیا گیا تو ہم نے کہا: اے امیر المومنین! آپ ان باغیوں کے ساتھ لڑتے کیوں نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، میں لڑائی نہیں کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس بات کا عہد لیا تھا اور میں ان حالات پر اپنے آپ کو صابر ثابت کرنے والا ہوں۔''

حدیث 16

((وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ اسْتَأْذَنَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهِ، لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَهُوَ كَذٰلِكَ، فَقَضٰى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضٰى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، قَالَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ: ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، وَقَالَ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ۔ فَقَضٰى إِلَيَّ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا لِي لَمْ أَرَكَ فَزِعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ رضی اللہ عنہ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ، أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ۔ و قَالَ اللَّيْثُ: وَقَالَ جَمَاعَةُ النَّاسِ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: أَلَا أَسْتَحْيِي مِمَّنْ يَسْتَحْيِي

مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ .)) ❶

''اور حضرت سعید بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے اور اسی حالت میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت دے دی اور ان کی ضرورت پوری کر دی، ان کے چلے جانے کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، انہیں اجازت دے دی گئی، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں رہے، ان کی ضرورت پوری کر دی اور وہ چلے گئے، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے اور انہوں نے حاضر ہونے کی اجازت طلب کی، اس بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: تم بھی اپنے کپڑے اچھی طرح اپنے اوپر سمیٹ لو، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ضرورت پوری کی اور میں چلا گیا، یہ فرق دیکھ کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ آپ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آمد پر وہ اہتمام نہیں کیا، جو عثمان رضی اللہ عنہ کی آمد پر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ انتہائی شرم و حیا والے آدمی ہیں، اگر میں ان کو اسی حالت میں آنے کی اجازت دے دیتا تو مجھے اندیشہ تھا کہ وہ اپنی آمد کا مقصد بیان نہیں کر سکیں گے۔ راوی حدیث لیث کہتے ہیں: اہل علم کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: کیا میں ایسے آدمی سے حیا نہ کروں کہ جس سے اللہ کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔''

❶ صحیح مسلم، رقم: 2402، مسند احمد: 155/6، رقم: 25216۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح علی شرط مسلم'' قرار دیا ہے۔

(4) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حدیث 17

((وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ لِي: أَيُسَبُّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: مَعَاذَ اللّٰهِ، أَوْ سُبْحَانَ اللّٰهِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي.)) [1]

''ابوعبداللہ جدلی کہتے ہیں: میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے مجھ سے کہا: کیا تمہارے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہا جا رہا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی پناہ، یا کہا: سبحان اللہ! بڑا تعجب ہے، یا اسی قسم کا کوئی کلمہ کہا، (یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہا جائے) انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: جس نے علی کو برا بھلا کہا، اس نے یقیناً مجھے برا بھلا کہا۔''

حدیث 18

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيٍّ: لَا يُبْغِضُكَ مُؤْمِنٌ وَلَا يُحِبُّكَ مُنَافِقٌ.)) [2]

''اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے

---

[1] مسند احمد: 323/6، رقم: 26748، مستدرك الحاكم: 121/3۔ امام حاکم اور شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ترمذی، رقم: 3717، مسند احمد: 292/6، رقم: 26507۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ارشاد فرمایا: کوئی مومن تجھ سے بغض نہیں رکھ سکتا اور کوئی منافق تجھ سے محبت نہیں کرسکتا۔''

حدیث 19

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلٰى رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ قَبْلَ يَوْمِئِذٍ فَتَطَاوَلْتُ لَهَا وَاسْتَشْرَفْتُ رَجَاءَ أَنْ يَدْفَعَهَا إِلَيَّ ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَعَا عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَقَالَ: قَاتِلْ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يُفْتَحَ عَلَيْكَ۔ فَسَارَ قَرِيبًا ثُمَّ نَادٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَلَامَ أُقَاتِلُ؟ قَالَ: حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنِّی دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ارشاد فرمایا: اب میں یہ جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا، جسے اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے، اس لیے کہ اس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح نصیب فرمائے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ میں نے اس واقعہ سے پہلے کبھی امارت کی خواہش نہیں کی تھی، اس روز جھنڈا حاصل کرنے کی خواہش میں میں نے بھی گردن اوپر کو اٹھائی اور اونچا ہو ہو کر دیکھنے لگا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جھنڈا مجھے عطا فرما دیں، لیکن جب دوسرا دن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو بلوا کر جھنڈا انہیں تھما یا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان سے قتال کرتے رہنا، یہاں تک کہ آپ فتح

[1] صحیح مسلم، رقم: 2405، مسند احمد: 384/2، رقم: 8990.

یاب ہو جائیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے تھوڑا سا چلنے کے بعد کہا: اے اللہ کے رسول! بھلا میں ان سے کس بات پر قتال کروں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بات پر قتال کرو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیں، وہ لوگ جب یہ کام کر لیں تو وہ اپنے خون اور اموال کو مجھ سے بچا لیں گے، مگر ان کے حق کے ساتھ اور ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔''

حدیث 20

((وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ وَادِي خُمٍّ، فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّاهَا بِهَجِيرٍ، قَالَ: فَخَطَبَنَا وَظُلِّلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِثَوْبٍ عَلٰى شَجَرَةِ سَمُرَةٍ مِنَ الشَّمْسِ، فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَوَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنِّي أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ۔ قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ.)) [1]

''اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ایک وادی میں اترے، اس کو وادی خُم کہتے تھے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں ظہر کی نماز پڑھائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور دھوپ سے بچانے کے لیے کیکر کے درخت پر کپڑا ڈال کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے نہیں ہو، یا کیا تم یہ گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کے اس کے نفس سے بھی زیادہ قریب ہوں؟ صحابہ نے کہا: جی کیوں نہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جس کا دوست ہوں، علی

[1] مسند احمد: 322/4، رقم: 19325، مسند البزار، رقم: 2537۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ! تو اس سے دشمنی رکھ، جو علی سے دشمنی رکھتا ہے اور تو اس کو دوست رکھ، جو علی کو دوست رکھتا ہے۔''

حدیث 21

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُخَلِّفَ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ لَهُ عَلِيٌّ: مَا يَقُولُ النَّاسُ فِيَّ إِذَا خَلَّفْتَنِي؟ قَالَ: فَقَالَ: مَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ، أَوْ لَا يَكُونُ بَعْدِي نَبِيٌّ.)) [1]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (غزوۂ تبوک کے موقع پر) جب رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ جانے کا ارادہ کیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ مجھے یوں پیچھے چھوڑ جائیں گے تو لوگ میرے بارے میں کیا کہیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تمہارا تعلق میرے ساتھ وہی ہو، جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کا تھا، الا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

(5) سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حدیث 22

((وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ

[1] سنن ترمذی، رقم: 3730، مسند احمد: 338/3، رقم: 14638۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح لغیرہ'' کہا ہے۔

وَقَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ .)) ❶

''اور حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو شل دیکھا اور (اس کا سبب یہ تھا کہ) اس نے جنگ اُحد کے روز اس ہاتھ سے نبی ﷺ کو بچانے کی کوشش کی تھی۔''

حدیث 23

((وَعَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دِرْعَانِ يَوْمَ أُحُدٍ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: أَوْجَبَ طَلْحَةُ .)) ❷

''اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ نے اُحد کے دن دو زرہ پہن رکھی تھیں، پس آپ ﷺ ٹان پر چڑھنے لگے تو چڑھ نہ سکے، چنانچہ طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے نیچے بٹھایا اور چڑھ کر چٹان پر چلے گئے اور میں نے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے جنت کو واجب کرلیا۔''

حدیث 24

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ .)) ❸

❶ صحيح بخاری، رقم :6109، سنن ابن ماجه، رقم : 120، مشكوٰة المصابيح، رقم :6109.

❷ سنن ترمذی، ابواب الجهاد، رقم :1692، صحيح أبوداؤد، رقم :2332.

❸ سنن ترمذی، رقم :3739، سنن ابن ماجه، رقم :125۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ ارشاد فرما رہے تھے: جو زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھنا چاہے تو وہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔''

حدیث 25

((وَعَنْ قَبِيْصَةَ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ أَعْطَى الْجَزِيْلَ مِنَ الْمَالِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ مِنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَ أَهْلُهُ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَّاهُ الْفَيَّاضَ.)) ❶

''اور حضرت قبیصہ نے کہا: میں نے طلحہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے علاوہ سوال کے بغیر اتنا کثیر مال دینے والا کوئی نہیں دیکھا اور ان کے گھر والے کہتے تھے کہ ان کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیاض رکھا ہے۔''

حدیث 26

((وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ: أَنَّ عَلِيًّا انْتَهَى إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَدْ مَاتَ فَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَأَجْلَسَهُ فَجَعَلَ يَمْسَحُ الْغُبَارَ عَنْ وَجْهِهِ وَلِحْيَتِهِ وَهُوَ يَتَرَحَّمُ عَلَيْهِ وَيَبْكِي وَيَقُوْلُ: لَيْتَنِيْ مُتُّ قَبْلَ هٰذَا الْيَوْمِ بِعِشْرِيْنَ سَنَةً.)) ❷

''اور حضرت طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ جب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو وہ فوت ہو چکے تھے تو علی رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے اترے اور ان کو بٹھایا اور

❶ المعجم الکبیر للطبرانی، رقم: 194، مجمع الزوائد، رقم: 14803۔ ہیثمی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❷ المعجم الکبیر للطبرانی، رقم: 202، مجمع الزوائد، رقم: 14823، ہیثمی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

ان کی داڑھی اور چہرے سے گردوغبار کی اور ان کے لیے رحمت طلب کرتے اور روتے رہے اور کہتے جاتے تھے: کاش! آج سے بیس سال پہلے میں فوت ہو چکا ہوتا۔''

(6) سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حدیث 27

((وَعَنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ يَأْتِيْنِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ؟ فَانْطَلَقْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَوَيْهِ فَقَالَ: فَدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ.)) [1]

''اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون شخص بنوقریظہ کے ہاں جائے گا اور ان کے بارے میں مجھے اطلاع دے گا۔ (زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) چنانچہ میں گیا، جب میں واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے (فرحت سے اپنے تشکرانہ الفاظ میں) میرے لیے اپنے والدین کو جمع کیا اور فرمایا: تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔''

حدیث 28

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ يَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ يَوْمَ الْاَحْزَابِ. قَالَ الزُّبَيْرُ: اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ.)) [2]

---

[1] صحیح بخاری، رقم: 3720، صحیح مسلم، رقم :2416/49، مشکوٰۃ المصابیح، رقم :6111.

[2] صحیح بخاری، رقم: 2846، صحیح مسلم، رقم :2415/48، مشکوٰۃ المصابیح، رقم :6110.

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے موقعہ پر ارشاد فرمایا: مجھے کفار کے بارے میں کون اطلاع دے گا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں اطلاع دوں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ ہر پیغمبر کے معاون ہوتے ہیں اور میری معاونت کرنے والے زبیر ہیں۔''

حدیث 29

((وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلزُّبَيْرُ اِبْنُ عَمَّتِي وَحَوَارِيِّ مِنْ أُمَّتِيْ .)) ❶

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زبیر میرا پھوپھی زاد اور میری امت میں سے میرا حواری ہے۔''

حدیث 30

((وَعَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: أَصَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رُعَافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ وَأَوْصَى فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: اسْتَخْلِفْ ، قَالَ: وَقَالُوهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَمَنْ؟ فَسَكَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ أَحْسِبُهُ الْحَارِثَ فَقَالَ: اسْتَخْلِفْ فَقَالَ عُثْمَانُ: وَقَالُوا؟ فَقَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَمَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ قَالَ: فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا: الزُّبَيْرَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ ، وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ .)) ❷

❶ مسند احمد: 314/3، رقم: 14374، مصنف ابن أبي شيبة: 92/12۔ شیخ شعیب نے اسے "صحیح علی شرط الشیخین" قرار دیا ہے۔

❷ صحیح بخاری، رقم: 3717، مسند احمد، رقم: 457.

''اور حضرت مروان بن حکم نے کہا کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو ایک سال نکسیر بہت زیادہ لاحق ہوئی اور وہ حج بھی نہیں کر سکے اور وصیت کر دی تو ان کے پاس قریش میں سے ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اپنا جانشین مقرر کر دیجیے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگ کہتے ہیں؟ تو اس نے کہا: ہاں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کون ہونا چاہیے؟ تو وہ آدمی خاموش ہو رہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور آدمیان کے پاس آیا۔ میرا خیال ہے وہ حارث تھا۔ اس نے بھی کہا: نائب مقرر کر دیجیے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا لوگوں نے یہ بات کہی ہے؟ اس نے کہا: ہاں، تو انہوں نے پوچھا: کسے مقرر کریں؟ تو وہ آدمی خاموش ہو گیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے خود ہی کہا: شاید لوگ زبیر رضی اللہ عنہ کا کہتے ہوں گے؟ اس نے کہا: ہاں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ ان میں بہترین آدمی ہے، جہاں تک میں جانتا ہوں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بہت پسند تھے۔''

(7) سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حدیث 31

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ ، وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امت میں امانت دار شخص ہوتا ہے اور اس امت کا امین (قابل اعتماد) شخص ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہے۔''

---

[1] صحیح بخاری، رقم: 4328، صحیح مسلم، رقم :2419/53، مشکوٰۃ المصابیح، رقم :6115.

حدیث 32

((وَعَنِ ابْنِ اَبِی مُلَیْکَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ : مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ؟ قَالَتْ : اَبُوْبَکْرٍ . فَقِیْلَ : ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِی بَکْرٍ؟ قَالَتْ : عُمَرُ . قِیْلَ : مَنْ بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ : اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ .)) ❶

''اور حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا جب ان سے دریافت کیا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلافت کے مرتبے پر فائز کرنا چاہتے تو کس کو خلیفہ بناتے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بناتے۔ دریافت کیا گیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد پھر کس کو؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، عمر رضی اللہ عنہ کو۔ دریافت کیا گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو۔''

حدیث 33

((وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ: اسْتَعْمَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ عَلَی الشَّامِ وَعَزَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیدِ، قَالَ: فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیدِ: بُعِثَ عَلَیْکُمْ أَمِینُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ: أَمِینُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔ قَالَ أَبُو عُبَیْدَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ: خَالِدٌ سَیْفٌ مِنْ سُیُوفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَنِعْمَ فَتَی الْعَشِیرَةِ .)) ❷

---

❶ صحیح مسلم، رقم :2385/9، مسند أحمد :63/6، مشکوٰة المصابیح، رقم :6116.

❷ مسند احمد :90/48، رقم :16823، المعجم الکبیر للطبرانی، رقم :3825۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن لغیرہ'' کہا ہے۔

''اور عبدالملک بن عمیر سے مروی ہے کہ جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معزول کر کے سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو شام کا عامل مقرر کیا تو سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا: اس امت کے امین اور انتہائی قابل اعتماد آدمی کو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔ سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ خالد بن ولید اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اور اپنے خاندان کا بہترین فرد ہے۔''

حدیث 34

((وَعَنْ اَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوْا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمُنَا وَالْإِسْلَامَ قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ، فَقَالَ: هٰذَا أَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل ایمن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: ہمارے ساتھ کوئی آدمی بھیجے جو ہمیں سنت اور اسلام کی تعلیم دے تو آپ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: یہ اس امت کا امین ہے۔''

(8) سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حدیث 35

((وَعَنْ أُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ، قَالَ الْخُزَاعِيُّ: عَنْ أُمِّ بَكْرٍ بِنْتِ الْمِسْوَرِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ بَاعَ أَرْضًا لَهُ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ

[1] صحیح مسلم، رقم: 2419.

عَـفَّـانَ بِـأَرْبَـعِينَ أَلْفَ دِينَارٍ ، فَقَسَمَهُ فِي فُقَرَاءِ بَنِي زُهْرَةَ وَفِي الْـمُهَـاجِـرِينَ وَأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ الْمِسْوَرُ: فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ بِـنَـصِيبِهَـا ، فَـقَـالَـتْ: مَنْ أَرْسَلَ بِهٰذَا؟ فَقُلْتُ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، قَالَتْ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ:، وَقَالَ الْخُزَاعِيُّ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ: لَا يَحْنُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِي إِلَّا الصَّابِرُونَ۔ سَقَى اللّٰهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ .)) [1]

''اور ام بکر بنت مسور سے مروی ہے کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک زمین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو چالیس ہزار دینار میں فروخت کی۔اور انہوں نے یہ ساری رقم بنوزہرہ کے فقراء، مہاجرین صحابہ اور امہات المومنین میں تقسیم کر دی۔مسور کہتے ہیں: میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حصہ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے دریافت کیا کہ یہ رقم کس نے بھیجی ہے؟ میں نے عرض کیا: سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے۔سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں کے حق میں فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد صبر کی صفت سے متصف لوگ ہی تم پر شفقت و مہربانی کریں۔اللہ تعالیٰ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو جنت کی سلسبیل سے سیراب فرمائے۔''

(9) سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حدیث 36

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَـالَـتْ : سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَـقْدَمَهُ

[1] مسند احمد: 184/6، رقم: 24724، معجم اوسط للطبرانی، رقم: 911۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ: لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيْ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سَلَاحٍ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: أَنَا سَعْدٌ، قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ، فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ نَامَ.)) [1]

''اورحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (کسی جنگ سے واپسی پر) مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ ایک رات بیدار رہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی صالح شخص میری حفاظت کرے۔ اچانک ہم ہتھیاروں کی جھنکار کو سنا۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ کون شخص ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، میں سعد ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ تو کس لیے آیا ہے؟ اس نے عرض کیا: میرے دل میں آپ ﷺ کے بارے میں لاحق ہوا تھا اس لیے میں آپ کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ (اس کی یہ بات سن کر) آپ ﷺ نے اس کے حق میں دعا کی پھر آپ سو گئے۔''

حدیث 37

((وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ أُحُدٍ: يَا سَعْدُ! إِرْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ.)) [2]

''اورحضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے نہیں سنا کہ

---

[1] صحیح بخاری، رقم: 2885، صحیح مسلم، رقم: 1875/4، مشکوۃ المصابیح، رقم: 6114.

[2] صحیح بخاری، رقم: 4054، صحیح مسلم، رقم: 2416/49، مشکوۃ المصابیح، رقم: 6112.

آپ ﷺ نے سعد بن مالک ابی وقاص کے علاوہ کسی اور شخص کے لیے اپنے والدین کو جمع کیا ہو (یعنی کہا ہو کہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جنگ اُحد کے روز آپ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اے سعد! تیر پھینک، تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔''

حدیث 38

((وَعَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ: اَللّٰهُمَّ! اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ.)) [1]

''اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! سعد جب دعا کرے تو اس کی دعا قبول فرما۔''

حدیث 39

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ، فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا، فَشَكَوْا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّي؟ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: أَمَّا أَنَا وَاللّٰهِ! فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا أُصَلِّي صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ! فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا أَوْ رِجَالًا إِلَى الْكُوفَةِ فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ

---

[1] سنن ترمذی، رقم: 3751۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

عَنْهُ وَيُثْنُونَ مَعْرُوفًا حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ قَالَ أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللّٰهِ! لَأَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اللّٰهُمَّ! إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هَذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَأَطِلْ عُمْرَهُ وَأَطِلْ فَقْرَهُ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ وَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُالْمَلِكِ فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ .)) [1]

''اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اہل کوفہ نے عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر دیا اور ان پر عمار رضی اللہ عنہ کو حاکم مقرر کر دیا تو لوگوں نے سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور یہ بھی کہا کہ وہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھاتے۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف پیغام بھیجا اور کہا: اے ابواسحاق! وہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ تو اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتا؟ تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں ان کو اس طرح نماز پڑھاتا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تھی۔ اس میں کمی بیشی نہیں ہونے دیتا تھا۔ جب میں انہیں عشاء کی نماز پڑھاتا تو پہلی دو رکعات کو طویل کرتا اور دوسری دو رکعات کو چھوٹی کرتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابواسحٰق! تیرے بارے میں میرا یہی حسن ظن ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ چند آدمی کوفہ بھیجے، تاکہ اہل کوفہ سے پوچھیں اور کوئی مسجد ترک نہ کی

[1] صحیح بخاری، رقم: 755، صحیح مسلم، رقم: 543، سنن ابوداؤد، رقم: 803، سنن ترمذی، رقم: 2365.

اور سب سے میں نے پوچھا تو سب لوگ سعد کی تعریف کرتے تھے اور جب بنوعبس کی مسجد میں گئے تو ان میں سے ایک شخص اٹھا۔ اس کو اسامہ بن قتادہ کہتے تھے اور اس کی کنیت ابوسعدہ تھی۔ اس نے کہا: جب تم ہمیں قسم ہی دیتے ہو تو یقیناً سعد فوج کی کمان نہیں کرتا تھا، مالِ غنیمت برابر تقسیم نہیں کرتا تھا اور فیصلوں میں انصاف نہیں کرتا تھا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں بھی تین دعائیں مانگوں گا: یا اللہ! اگر یہ تیرا بندہ جھوٹا ہے، ریا کاری اور سنانے کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر لمبی کردے اور اس کی غربت طویل کردے اور اس کو فتنوں میں ڈال دے۔ پھر یہ شخص کہا کرتا تھا، میں بہت بوڑھا ہوں اور فتنوں میں مبتلا ہوں۔ مجھے سعد کی بددعا لگ گئی ہے۔ عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں: اس شخص کو بعد میں میں نے دیکھا تھا۔ بڑھاپے کی وجہ سے اس کے آبرو اس کی آنکھوں پر گر چکے تھے اور یہ چھوٹی چھوٹی جوان لڑکیوں سے تعرض کرتا اور آنکھ مچولی کرتا۔''

حدیث 40

((وَعَنْ قَيْسِ ابْنِ حَازِمٍ، قَالَ: قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَابِعَ سَبْعَةٍ، وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقَ الْحُبْلَةِ، حَتّٰى أَنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا يُخَالِطُهُ شَيْءٌ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُوْ أَسَدٍ يُعَزِّرُوْنِّيْ عَلَى الْإِسْلَامِ، لَقَدْ خَسِرْتُ اِذًا وَضَلَّ سَعْيِيْ.)) [1]

''اور حضرت قیس ابن حازم فرماتے ہیں کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے خود کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا، میں مسلمان ہونے والے گروہ میں ساتواں

[1] مسند احمد: 174/1، رقم: 1498، صحیح بخاری، رقم: 5412.

فرد تھا، ہمارے پاس خوراک کے طور پر صرف خاردار درختوں کے پتے تھے اور ہم قضائے حاجت کرتے تو بکریوں کی طرح مینگنیاں کرتے تھے اور یہ فضلہ لیس دار نہیں ہوتا تھا، لیکن اب بنو اسد اسلام کے بارے میں مجھ پر طنز کرتے ہیں، اگر ان کی بات درست ہو تو میں تو خسارے میں رہا اور میرے سارے اعمال اکارت گئے۔''

(10) سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حدیث 41

((وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ: لَوْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرُ عَلَى الْإِسْلَامِ أَنَا وَأُخْتُهُ وَمَا أَسْلَمَ، وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ.)) [1]

''اور حضرت قیس بن حازم نے کہا: میں نے سعید بن زید سے مسجد کوفہ میں بیان کرتے سنا: اللہ کی قسم! اسلام کی پاداش میں عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اور اپنی بہن (میری اہلیہ) کو باندھ دیا تھا اور وہ اس وقت اسلام نہیں لائے تھے۔ اگر احد پہاڑ ٹوٹ پڑتا اس وجہ سے جو کچھ تم لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بدسلوکی کی ہے تو اسے یہ حق تھا کہ وہ ٹوٹ جائے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] صحیح بخاری، رقم: 3867، جمع الفوائد، رقم الحدیث: 8752.

فہرستِ آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد الله محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.